

اہل بیت پیامبر سے مراد کون ؟

<?xml encoding="UTF-8?>

دینی پیشوائی اور امت کی رہبری کے مسئلہ میں اہل بیت سے مراد آنحضرت کے خاندان میں سے وہ لوگ ہیں جو آپ کے بعد لوگوں کا دینی پیشوا اور امام تھے۔
اس مطلب پر دو دلیلیں :

الف: حدیث ثقلین :

اہل بیت پیامبر کے بارے میں حضور پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ایک حدیث، حدیث الثقلین کے نام سے مشہور ہے اور سبھی معتبر منابع حدیث بمع صحاح ستہ میں یہ حدیث متفق علیہ اور قابل وثوق حدیث کے طور پر مذکور ہے یہ حدیث کئی طریقوں سے نقل ہوئی ہے - صحیح ترمذی میں ہے کہ زید بن ارقم نے روایت کیا کہ ؛ ترجمہ؛ میں نے رسول اللہ کو فرماتے سنا کہ میں تمہارے درمیان وہ چھوڑ کر جا رہا ہوں کہ اگر تم ان سے تمسک رکھو گے تو میرے بعد گمراہ نہ ہو گے، ان میں ایک چیز اللہ کتاب ہے جو اسکی رسی کی مانند آسمان تا زمین ممدود ہے اور دوسرے میرے اہل بیت عترت ہیں، اور دونوں ہر گز ایک دوسرے سے جدا نہ ہونگے حتیٰ کہ حوض کوثر پر مجھ سے آن ملیں گے، اب میں دیکھتا ہوں کہ کہ (بھلا) تم ان کے بارے میں میری وصیت پر کیسے عمل کرو گے
اس حدیث میں موجود دو نکتے :

الف : اس حدیث میں لفظ ”عترتی اہل بیٹی“ اسما وصل ہوا ہے، عترت کا لفظ کسی صورت میں بھی ازواج کو شامل نہیں کرسکتا ، اسی لئے بعض لوگ اس [عترتی اہل بیٹی] والی حدیث کو ذکر کرسے کتراتے ہیں۔

ب : حدیث کا مفہوم اور معنی خود اس بات پر شاہد ہے کہ اہل بیت پیامبر سے مراد وہی لوگ ہیں کہ آنحضرت نے اس حدیث میں جنکی اطاعت کا حکم دیا اور انہیں اپنے بعد امت کے لئے دینی پیشوا کے طور پر متعارف فرمایا اور آنحضرت نے اس مسئلہ کو امت کی دینی پیشوائی کے مسئلہ کے ساتھ جوڑنے کے ذریعہ ہر قسم کی غلط تفسیر کرنے والوں کے آگے بند باندھ دیے ، اسی لئے اہل بیت سے وہی لوگ مراد ہیں جو دین کی حفاظت اور دین کو دوسروں تک پہنچانے کا ذمہ دار اور اہل ہوں . لہذا رسول پاک کے گھر والوں میں اور اہل بیت رسول میں بڑا فرق ہے، اہل بیت پیامبر (ع) خدا کی طرف سے لوگوں پر حجت ہیں۔ انکی پیروی اور اطاعت امت پر واجب ہے۔

اس بنا پر ان احادیث کا اصلی مفہوم اور مقصود کے مطابق احادیث کے مصداق پیدا کرنے کی بجائے صرف لغت یا دوسرے استعمالات کے اعتبار سے اس لفظ کی تفسیر کرنا صحیح نہیں ہے ۔ اس جہت سے صرف لغوی اور عام استعمالات کی بنا پر ازواج کے اس میں شامل ہونے یا نہ ہونے سے بحث یہاں معنی نہیں رکھتی ۔

ب: آیہ تطہیر اور اسکا شان نزول :

{إِنَّمَا يَرِيذُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا} [الأحزاب: 33]

اس آیہ شریفہ کے شان نزول کے سلسلے میں نقل ہوا ہے کہ رسول گرامی «ص» نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن و حسین «ع» کو یمنی چادر میں جمع کرنے کے بعد دعا کی: ”خداوندا! یہ میرے اہل بیت ہیں۔ ان سے ہر قسم کے رجس کو دور رکھ اور ان کو ایسا پاک رکھ جیسا کہ پاک رکھنے کا حق ہے۔“ **اللهم هؤلاء اهل بيتي** (2)

ام سلمہ کہتی ہے کہ میں نے آنحضرت سے سوال کیا؛ یا رسول اللہ! کیا میں اہل بیت میں سے نہیں ہوں؟ پیغمبر اکرم نے فرمایا کہ اے ام سلمہ! تم ازواج میں شامل ہو اور یہ نہیں فرمایا؛ تم میری اہل بیت میں سے ہو (3)

ایک اور نقل کے مطابق ام سلمہ کہتی ہے ”میں نے جب چادر اٹھائی تاکہ میں بھی اس میں داخل ہو جاؤں تو آپ نے چادر کو میرے ہاتھ سے کھنچ کر فرمایا؛ تم خیر پر ہو (4) اسی لئے جناب ام سلمہ کہا کرتی تھی؛ اگر آپ میرے سوال کے جواب میں ہاں کہہ دیتے تو یہ میرے لئے زمین پر موجود تمام چیزوں سے اہم تھا (5) - جیسا کہ پیغمبر اسلام (ص) نے کئی دوسرے مقامات پر بھی اس آیت کا مصداق انہیں لوگوں کو بیان فرمایا ہے۔

مثلاً: اس آیہ شریفہ کے نازل ہونے کے بعد بعض روایات کے مطابق ۹ مہینے تک نماز صبح کے وقت پیغمبر اکرم (ص) جب در فاطمہ زہرا سے گزرتے تو آیہ تطہیر کی تلاوت کرتے ہوئے فرمایا کرتے تھے: اے اہل بیت نماز کا وقت ہے (6)

چنانچہ نجران کے عیسائیوں کے ساتھ مباہلہ کے وقت بھی آنحضرت انہی ہستیوں کو لے کر میدان میں گئے اور آیہ تطہیر کی تلاوت کرتے ہوئے فرمایا **اللهم هؤلاء اهل بيتي** (7)

لہذا اگرچہ اہل بیت کا معنی، لغت کے حوالے سے وسیع اور عام ہے، لیکن قرآن مجید کی جو آیات اہل بیت کی فضیلت اور عظمت بیان کرتی ہیں خصوصاً آیہ تطہیر کا مصداق صرف اہل بیت اطہار ہیں، ازواج اس میں شامل نہیں، اس آیت کے شان نزول میں نقل شدہ احادیث اور پیغمبر اکرم کا اس سلسلے میں خصوصی اہتمام اس مطلب پر روشن گواہ ہیں کہ آنحضرت (ص) یہ بات بالکل واضح کرنا چاہتے تھے کہ ”اہل بیت پیامبر“ سے مراد کون لوگ ہیں، تاکہ کسی کے لئے کوئی شک و شبہ باقی نہ رہے،

لیکن واقعاً تعجب کی بات ہے کہ بعض لوگ قرآن اور سنت کے مطابق عقیدہ بنانے کی بجائے، قرآن اور حدیث کی تفسیر اپنے عقائد کے ذریعہ سے کرنے اور اپنے عقیدہ کو قرآن اور سنت کی تفسیر کے لئے میزان قرار دینے کی کوشش کرتے ہیں، جب خود رسول خدا فرما رہے ہیں کہ میری اہل بیت صرف یہی لوگ { حضرت علی، فاطمہ حسن اور حسین } ہیں اور ازواج کا اہل بیت میں ہونے سے انکار فرمایا اور ازواج یہ تمنا کرتی تھیں کہ ای کاش پیغمبر ہاں کہہ دیتے، تو پھر اہل بیت پیامبر کے مصداق کے بارے میں پیغمبر کی تفسیر اور بیان کے خلاف کسی کو بھیبات کرنے کا حق نہیں ہے، آپ سے بڑھ کر کوئی دین سے آشنا اور قرآن کی تفسیر کرنے والا نہیں ہو سکتا، خدا نے تفسیر کی ذمہ داری آپ کے ذمہ قرار دیا ہے (8) لہذا شیعہ بھی رسول پاک کی تفسیر کے مطابق ازواج کو اہل بیت کا مصداق نہیں سمجھتے اور انکا یہ عقیدہ قرآن و سنت کے مطابق ہے؛

لہذا امت کی پیشوائی کے مسئلہ میں حدیث ثقلین وغیرہ کے حوالے سے بحث کو لغوی اور دوسرے

استعمالات کو معیار قرار دے کر اہلبیت کے مصداق کا تعین درست نہیں کیونکہ یہ در واقع پیغمبر اسلام کے مقام کو قرآن اور دینی معارف کے بیان میں اہمیت نہ دینا اور احادیث میں موجود مفہوم اور مطالب سے بے توجہی کا نتیجہ ہے ۔

ان تمام تر حقائق کے باوجود جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ اہل بیت سے مراد ازواج بھی ہیں اور جو فضیلتیں اہل بیت کے لئے ثابت ہیں اس میں ازواج بھی شامل ہیں، اس قسم کی باتیں در حقیقت اہل بیت کے مقام کو گھٹانے اور اہل بیت کو اپنے واقعی مقام سے دور رکھ کر ان پر ظلم کرنے والوں سے دفاع کی کوششوں کا نتیجہ ہے کیونکہ رسول گرامی کی وفات کے بعد بعض لوگوں نے نہ صرف اہل بیت کی پیروی اور اطاعت نہ کی بلکہ اہل بیت کو اپنا تابع بنانے کے لئے ان کے ساتھ سختی کی۔ جناب فاطمہ کے گھر پر حملہ کیا اور آپ ناراضگی کی حالت میں دنیا سے چلی گئیں حتیٰ کہ ایسے افراد کو اپنے نماز جنازہ میں شرکت کی اجازت بھی نہیں دی، بعض نے امام علی کے خلاف جنگ اور آپ پر سب و شتم کو رواج دیا ؛ امام حسن کو زہر دے کر شہید کیا اور اس پر خوشیاں منائی ، امام حسین اور انکے ساتھ خاندان پیامبر کے مردوں کو قتل کر کے بچوں اور عورتوں کو اسیر بنا کر درباروں اور بازاروں میں پھرایا ۔

تعجب کی بات یہ ہے کہ بعض لوگ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ کسی نے اہل بیت کے ساتھ کوئی ظلم نہیں کیا ، یہ لوگ ایک طرف تو خاندان پیامبر کے دشمنوں سے دفاع کرتے ہیں، دوسری طرف سے اہل بیت کے دوست اور انکے پیروکار ہونے کا دعویٰ بھی کرتے ہیں اور شیعہ جو ہر دور میں اہل بیت سے دفاع ، ان سے اظہار عقیدت اور انکے دشمنوں سے نفرت کی وجہ سے ، انکے دشمنوں کے ظلم کی چکیوں میں پیستے آئے ہیں ، انہی اہل بیت کی نسبت سے جھوٹا اور فریب کار قرار دیتے ہیں ۔

لیکن جس طرح شیعوں سے بڑھ کر کوئی اور اہل بیت سے دوستی کا دعویٰ نہیں کر سکتے ، خاص کر وہ لوگ جو اہل بیت کے دشمنوں سے دفاع کی سر توڑ کوشش کرتے ہیں اسی طرح شیعوں سے بڑھ کر کوئی انکی پیروی کا دعویٰ بھی نہیں کر سکتے ، کیونکہ اہل بیت کی تعلیمات سے انکی اہم ترین کتابیں تقریباً خالی ہے مثال کے طور پر صحیح بخاری کی جو شیعہ مخالفوں کی اہم ترین کتاب ہے اس میں پیغمبر کے سب اہم شاگرد اور تربیت یافتہ شخصیت یعنی حضرت علی سے صرف ۲۹ احادیث نقل ہوئی ہے (9) لیکن ابوہریرہ کہ دو سال بھی پیغمبر کے ساتھ رہا، ان سے 446 روایت نقل ہوئی ہے (10) ، اسی طرح بخاری نے حضرت فاطمہ زہراء کہ جو مکتب وحی کے تربیت شدہ ہیں ان سے صرف 4 روایت کی ہے، فرزند پیغمبر امام حسن مجتبیٰ سے کوئی روایت بھی نقل نہیں کی ہے اور امام حسین سے صرف ایک روایت نقل کی ہے (11) لیکن جناب عائشہ سے 228 اور عبداللہ بن عمر سے 300 روایت نقل کی ہے۔ (12) جبکہ شیعوں کے پاس نہج البلاغہ کہ جو امام علی کے کلمات کا مجموعہ ہے صرف اس میں 239 خطبے، 79 خطوط و 480 مختصر کلمات موجود ہیں اسی طرح شیعوں کی چار معتبر کتابوں میں سے صرف ایک ہی میں ۱۶۰۰۰ احادیث اہل بیت سے نقل ہوئی ہیں، لہذا یہ خود اس بات پر دلیل ہے کہ اہل بیت کی پیروی کا نہ پہلے والے لوگ دعویٰ کر سکتے ہیں نہ موجودہ لوگ، عجیب بات یہ ہے کہ نہ اپنی کتابوں میں اہل بیت کی تعلیمات موجود ہے نہ شیعوں کے پاس موجود انکی تعلیمات کو قبول کرتے ہیں اس کے باوجود یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم ہی اہل بیت کے دوست اور پیروکار ہیں ۔

خدا ہم سب کو اہل بیت کے واقعی مقام کی معرفت ، ان سے محبت اور انکی پیروی کی توفیق دے۔
۔ آمین یا رب العالمین ۔۔

- (1) - سنن الترمذي - ج 5 ص 663 - كنز العمال - ج 1 ص 173 - الأحكام الشرعية الكبرى - ج 4 ص 460 - الصواعق المحرقة - ج 2 ص 438 - تفسير ابن كثير - ج 12 ص 273 - اسی طرح اور بھی بہت سی اہم کتابوں میں یہ حدیث نقل ہوئی ہے مثلاً صحیح مسلم - ج 7 ص 122 - مسند أحمد بن حنبل - ج 4 ص 366 - جامع الأصول في أحاديث الرسول - ج 9 ص 158 - المعجم الكبير - ج 3 ص 66 - مصنف ابن أبي شيبة - ج 11 ص 452
- (2) - ، الجامع لأحكام القرآن - ج 14 ص 183 - ، تفسير ابن كثير ج 3 ، ص 585 ، روح المعاني ج 22 ، ص 14 - فضائل الصحابة لأحمد بن حنبل ج 2 ص 459 - ، المعجم الكبير ج 3 ص 53 - ، سنن الترمذي، ج 5 ص 351 ، مسند أبي يعلى ج 12 ص 451 - ، مصنف ابن أبي شيبة - ج 6 ص 370
- (3) - انك من أزواج النبي وما قال : انك من أهل البي - ، شرح مشكل الآثار - ج 2 ص 239 - شواهد التنزيل ، ج 2 ص 124 - نظم الدرر السمتين - ج 1 ص 231 -
- (4) - وقال انك على خير، - {الكشف والبيان - ج 8 ص 39 فضائل للصحابة لأحمد بن حنبل، ج 3 ص 7 - مسند أحمد - ج 6 ص 323
- (5) : فلو كان قال نعم، كان احب الي مما تطلع عليه الشمس وتغرب - شواهد التنزيل. ج 2 ص 92 -
- (6) - الدر المنثور - ج 6 ص 605 - تفسير ابن كثير - ج 6 ص 411 - سنن الترمذي - ج 5 ص 352
- (7) - صحيح مسلم - ج 4 ص 1870 - سنن الترمذي - ج 5 ص 225 - تفسير كشاف، ج 1، ص 369 - 378 ، تفسير كبير، ج 3، ص 47 - 42 .
- (8) - {وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ} (النحل-4)
- (9) - ابن جوزي، تلقيح فہوم اہل الاثر، ص 287
- (10) - سیری در صحیحین، ص 133
- (11) - همان
- (12) - فصلنامہ علمی، علوم حدیث ، شماره 47 ، ص 150-78

فہرست منابع

قرآن مجید .

- (1) 1972 الطبرانی، سليمان بن أحمد ، المعجم الكبير، مكتبة العلوم والحكم ، الموصل، الطبعة الثانية ، 1983م
- (2) ابن أبي شيبة، عبد الله بن محمد (م 235 هـ)، مصنف ابن أبي شيبة، مكتبة الرشد، الرياض، 1409 هـ
- (3) ابن الجوزي، عبد الرحمن بن علي (م 597 هـ)، تلقيح فہوم اہل الاثر في عيون التاريخ والسير، شركة دار الأرقم ، بيروت 1997م
- (4) ابن حجر الهيتمي، أحمد بن محمد، الصواعق المحرقة على أهل الرفض والضلال ، مؤسسة الرسالة، بيروت ، 1997م
- (5) ابن حنبل، أحمد بن حنبل (م 241 هـ)، فضائل الصحابة، مؤسسة الرسالة ، بيروت، 1983م
- (6) ابن حنبل، احمد بن حنبل، مسند أحمد بن حنبل - عالم الكتب، بيروت، 1998 م

- (7) ابن كثير، إسماعيل بن عمر (م، 774هـ)، تفسير القرآن العظيم، دار الفكر، 1994م
- (8) أبو السعادات المبارك بن محمد الجزري (م 606هـ) جامع الأصول في أحاديث الرسول، مكتبة الحلواني،
- (9) أبو عيسى ترمذي، محمد بن عيسى (م 279هـ)، سنن الترمذي، دار إحياء التراث، بيروت، بي تا
- (10) الإشبيلي، أبو محمد عبد الحق (م 581هـ)، الأحكام الشرعية الكبرى، مكتبة الرشد، الرياض، 2001م -
- (11) الألوسي، شهاب الدين السيد محمود، (م 1270هـ) روح المعاني، دار إحياء التراث العربي، بيروت، 1999م
- (12) الثعلبي أحمد بن محمد، الكشف والبيان، دار إحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، 2002 م
- (13) حاكم حسكاني، عبيد الله بن عبد الله (م 49)، شواهد التنزيل، مؤسسه چاپ و نشر، 1411 هـ
- (14) الزرندي الحنفي، محمد بن يوسف (م 750هـ)، نظم درر السمطين بي جا، بي تا،
- (15) الزمخشري، محمود بن عمر (م 538هـ) الكشف عن حقائق التنزيل، دار إحياء التراث العربي، بيروت بي تا
- (16) السيوطي عبد الرحمن بن أبي بكر، الدر المنثور، دار الفكر، بيروت، 1993م
- (17) الطحاوي، أبو جعفر أحمد بن محمد (م 321هـ)، شرح مشكل الآثار، مؤسسة الرسالة، 1494 م
- (18) فصلنامه علمی، علوم حديث، شماره 47، انتشارات دار الحديث، قم 1387
- (19) قرطبي، محمد بن أحمد (م 671 هـ)، الجامع لأحكام القرآن، دار عالم الكتب، الرياض، 2003 م
- (20) القشيري، مسلم بن الحجاج (م 261هـ)، صحيح مسلم، دار إحياء التراث العربي، بيروت، بي تا
- (21) متقي الهندي، علي بن حسام الدين (م 975هـ) كنز العمال في سنن الأئمة والأفعال، مؤسسة الرسالة بي جا
- 1981م -
- (22) الموصلي، أحمد بن علي أبو يعلى (م 307هـ)، مسند أبي يعلى، دار المأمون للتراث - دمشق، 1984
- (23) نجمي، محمد صادق، سيري در صحيحين، دفتر انتشارات، 1383ش